السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

بینک سے نکلوایا ہوا سود کن لوگوں کو دے سکتے ہیں ؟

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!!

سب سے پہلے اس بات کو سمجھیں کہ سودی بینکوں میں اپنے مال کو رکھنا جائز نہیں ہے، خواہ یہ بینک مسلمانوں کے ہوں یا غیر مسلم کے کیوں کہ اس میں گناہ اور ظلم کے کاموں میں تعاون ہے، خواہ یہ اموال سود کے بغیر ہی رکھے جائیں لیکن اگر کوئی شخص سود کے بغیر محض حفاظت کے لیے رکھنے پر مجبور ہو تو انشاءاللہ اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَقَد فَصَّلَ لَكُم ما حَرَّمَ عَلَيكُم إِلّا مَا اضطُرِرتُم إِلَيهِ... ١١٩ ...سورة الانعام

''اور جو چیزیں اس نے تمہارے لیے حرام ٹھہرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں مگر اس میں کہ تم اس میں ناچار ہو جاؤ''

سود لینے کی شرط کے ساتھ اگر بینک میں پیسے رکھیں جائیں تو پھر گناہ زیادہ ہوگا۔ کیونکہ سود کبیرہ گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب کریم میں بھی اور اپنے رسول ﷺ کی زبانی بھی حرام قرار دیا ہے اور جو شخص سودی لین دین سے باز نہ آئے تو پھر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا ہے۔ ہاں کسی شرط یا معاہدہ کے بغیر بینک سود ادا کرے تو اس کو لے کر اس کو خیراتی سکیمیں یا مساکین اور یتیموں میں خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس سودی رقم میں سے اپنے پاس کچھ نہ رکھے اور نہ ہی اس سے کوئی فائدہ اٹھائے یہ کمائی اگرچہ ناجائز ہے لیکن اس کو لے کر فقیروں میں تقسیم کر دے۔ (فتاوی ابن باز)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ